لندن چاقو کی نوک پر

تحریر: سہیل احمد لون

برطانیہ کا شہر لندن تاریخی لحاظ سے دنیا میں بہت اہم مقام رکھتا ہے۔ اس شہر میں تقریباً تین سو سے زائد زبانیں بولی جاتیں ہیں جس کا دوسرا مطلب ہے کہ دنیا کی ہر تہذیب کا جیتا جاگتا انسان آپ کو یہاں میسر ہے۔ دنیا کا سب سے قدیم زیرزمین ریلوے سٹیشن آج بھی اپنی آب وتاب کے ساتھ رواں دواں ہے۔ 170 سے زائد میوزیم، 241 تھیٹرز کیساتھ ساتھ یونیورسٹیوں اور لائبریریوں کا بھی ایک وسیع اور بڑا موثر جال گویا دنیا بھر کے اہل علم کو اپنے پھندے میں پھانسنے کیلئے بنایا گیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہر دور میں برطانیہ اور خصوصاً لندن سیر وتفریح ، پڑھائی اور کمانے کے لیے رہائش اختیار کرنے کا بہترین مرکز تصور کیا گیا ہے۔ گزشتہ برس بھی تھائی لینڈ کے شہر بنکاک کے بعد بین الاقوامی سیاحوں کے لیے لندن دوسرا بڑا مرکز تھا جہاں مہنگائی کے باوجود لوگ شیکسپیئر کے دیس کو دیکھنے چلے آتے ہیں۔ ملکی معیشت میں لندن بہت اہم کردار ادا کرتا ہے یہ قدرتی امر ہے کہ لوگ سیر تفریح کے لیے اس جگہ کا انتخاب نہیں کرتے جہاں پر جان ومال کا تحفظ وہاں کے ریاستی ادارے یقینی نہ بنائیں۔ 2019ء کا آغاز ہوتے ہی لندن میں لوگوں کی سیفٹی سیکورٹی حکام کے لیے چیلنج بننا شروع ہوگئی۔ جرائم کی وارداتوں میں چاقو زنی نے یہاں کے باشندوں سمیت سیاحوں کو بھی خوفزدہ کر کے رکھ دیا اور حکام بالا ابھی تک اس لہر کو روکنے میں ناکام ہیں۔ یکم جنوری 2019ء کو ابھی نئے سال کی خوشیاں منائیں جا رہی تھیں تو چیمبر ویل میں 33 برس کے Charlotte Huggins کو چاقو مار مار ہلاک کردیا گیا، یکم جنوری کو چاقو گردی کا دوسرا واقعہ پارک لین میں ہوا جہاں پر ایک اور 33 برس کے جوان Tudor Simionov کو موت کے گھاٹ اتار دیا گیا، اس دوران بچانے کے لیے دو پرائیویٹ کمپنیوں کے سیکیورٹی گارڈز اور ایک خاتون میدان میں کودے تو انکو بھی چاقو مار مار کر شدید زخمی کر دیا گیا۔ 5 جنوری کو مشرقی لندن کے علاقے Leyton میں دن دیہاڑے ایک جوان عورت کو اسکے دو بچوں کے سامنے چاقو سے شدید زخمی کردیا اور اسکی مدد کو آنے والے دو نوجوان لڑکے بھی زخمی ہوئے۔ پانچ جنوری کی شب مشرقی لندن کے علاقے نیوہیم میں ایک 26 برس کے نوجوان کو چھریاں مار کر زخمی کر دیا گیا۔ 8 جنوری کو مشرقی لندن کے علاقے والتھیم فاریسٹ میں چودہ برس کے بچے Jaden Moodie چاقو سے بے دردی سے قتل کر دیا گیا۔ 11 جنوری کو پچاس برس کی خاتون کو Wallington میں چاقو کا نشانہ بنایا گیا۔ 19 جنوری کو اٹھارہ اور بیس برس کے دو نوجوانوں کو Edmonton میں چاقوؤں سے شدید زخمی کر دیا گیا۔ 20 جنوری کو Kew میں ستاون برس کا آدمی شدید زخمی حالت میں پایا گیا جسے چھریاں مار مار کر ہلاک کرنے کی کوشش کی گئی تھی۔ 27 جنوری کو Acton میں 34 برس کے Kamil Malysz کو چاقو مار مار کر ہلاک کر دیا گیا۔ 29 جنوری کو Islington میں سترہ برس کے نوجوان Nedim Bilgin کو چاقو مار مار کر ہمیشہ کی نیند سلا دیا گیا۔ 3 فروری دو نوعمر بچوں کو شدید زخمی حالت میں Feltham Park میں پایا گیا یہ بھی چاقو زنی کا شکار بنے تھے۔ 5 فروری کو Battersea کے علاقے میں انیس برس کا جوان Lajean Richards بھی چاقو مار کر ہلاک کیا گیا۔ 5 فروری کو چاقو زنی کا دوسرا واقعہ Euston سٹیشن کے پاس ہوا جہاں

اٹھارہ برس کے لڑکے کو چاقو مار کر شدید زخمی کر دیا گیا۔ 6 فروری کو بس میں سفر کرتے ہوئے ایک کمسن لڑکے کو Hackney میں زخمی کیا گیا۔ 8 فروری کو Wood Green میں سولہ اور اٹھائیس برس کے دو نوجوانوں کو چاقوؤں سے شدید زخمی کیا گیا۔ 9 فروری کو 23 برس کا جوان Neasden میں چاقو گردی کا نشانہ بنا۔ 9 فروری کو چاقو زنی کا دوسرا واقعہ Hayes میں پیش آیا جہاں چاقو کا نشانہ بننے والا ایک سولہ برس کا جوان تھا۔ 10 فروری کو East Dulwich میں 39 برس کے Dennis Anderson کو چاقو مار کر ہلاک کر دیا گیا۔ 18 فروری کو Euston میں ایک اٹھارہ برس کے نوجوان کو چاقوؤں کے وار کر کے بے دردی سے قتل کر دیا گیا۔ 21 فروری کو Lambeth میں 23 برس کے نوجوان کو چھریاں مار مار کر ہلاک کر دیا گیا۔ 22 فروری کو Wood Green میں ایک teenager چاقو مار کر موت کے گھاٹ اتار دیا گیا۔ یکم مارچ کو Romford کے علاقے میں کھیل کے میدان میں ایک جوان لڑکی کو چاقو مار مار کر ہلاک کیا گیا جس کی لاش 2 مارچ کو جھاڑیوں سے ملی۔ 6 مارچ کو شرقی لندن کے علاقے Leyton میں 26 برس کے آدمی کو چھریاں مار کر شدید زخمی کر دیا گیا۔ 7 مارچ کو دن دیہاڑے سر عام Kensington میں سترہ برس کے نوجوان کو چھریاں مار مار کر شدید زخمی کر دیا گیا۔ 9 مارچ کو North Finchley میں انیس برس کے نوجوان کو چاقوؤں سے شدید زخمی کر دیا گیا جو اس وقت بھی ہسپتال میں زندگی اور موت کی جنگ لڑ رہا ہے۔ 9 مارچ کو چاقو زنی کا دوسرا سانحہ Edgware Road میں پیش آیا جہاں 18 برس کا لڑکا اس وقت بھی تشویش ناک حالت میں ہسپتال میں داخل ہے۔ 10 مارچ کو East Dulwich میں انیس برس کے نوجوان کو چاقوؤں سے اتنا شدید زخمی کیا گیا کہ اس کی حالت بھی اس وقت خطرے سے باہر نہیں۔ 22 مارچ کو Isleworth میں 17 برس کے لڑکے کو چاقو مار مار کر بے رحمی سے مار دیا گیا۔ 23 مارچ کو برطانیہ کے دارالحکومت میں چار مختلف جگہوں میں چاقو گردی کے واقعات رونما ہوئے۔ 24 مارچ کو پیش آنے والا پہلا واقعہ Hackney ہوا جہاں چالیس برس کے آدمی کو چاقوؤں سے اتنا شدید زخمی کیا گیا کہ اس کے بچنے کی امید بہت کم ہے جبکہ دوسرے واقعے میں نارتھ ویسٹ لندن میں چاقو زنی کا شکار بننے والا شخص زندگی کی بازی ہار گیا۔ 25 مارچ کو چند پاؤنڈ کی خاطر نارتھ ویسٹ لندن کے 54 برس کے ایک نیوز ایجنٹ Ravi Katharkamar کو چاقو مار کر ہلاک کر دیا گیا۔ 25 مارچ کو چاقو گردی کا دوسرا واقعہ ساؤتھ ایسٹ لندن کے علاقے Forest Hil میں پیش آیا جہاں پندرہ برس کے لڑکے کی حالت تشویش ناک ہے۔ 26 مارچ کو برطانیہ کے دارالحکومت لندن میں 6 مختلف علاقوں میں چاقو زنی کے واقعات ہوئے تو مقامی باشندوں سمیت سیاحوں میں بھی خوف کی لہر دوڑ گئی۔ 28 مارچ کی شام Regent's Park کے قریب نوجوان کو چاقو کے وار کر کے اتنا شدید زخمی کیا گیا کہ وہ ہسپتال جا کر دم توڑ گیا۔ 29 مارچ Clapham Common ٹیوب سٹیشن کے نزدیک چالیس برس کے شخص کو چاقو مار مار کر ہلاک کر دیا گیا۔ یکم اپریل کی شب Kentish Town میں ایک نوجواب کو چاقو کے پے در پے وار کر کے ہلاک کر دیا گیا ...... مارچ کے آخری ہفتے تک ملکہ کے دیس کے دارالحکومت میں 23 افراد تین ماہ میں چاقو گردی سے جان سے ہاتھ دھو بیٹھے ہیں اور کچھ ابھی تک ہسپتالوں میں تشویش ناک حالت میں پڑے ہیں۔

برطانوی حکومت اس وقت بریگزٹ کے معاملے میں الجھی ہوئی ہے جس کی وجہ سے لندن میں بڑھتے ہوئے چاقو زنی کے واقعات کو روکنے

کے لیے کوئی ٹھوس قانون سازی عمل میں نہیں لائی گئی۔اس وقت بہت سی سماجی تنظیمیں لوگوں میں چاقوزنی کے خلاف آ گاہی کی مہم چلارہی ہیں۔ Crimestoppers کے نام سے ایک چیریٹی نے سرے پولیس کے ساتھ ملکر مختلف ٹاؤن سینٹرز میں مہم چلائی ہے انہوں نے ایک بڑے سے ٹرک پرسکرین نصب کرکے اس پرعوامی آ گاہی کے پیغامات چلاتے ہیں،اسکے ساتھ وہ leaflets بھی بانٹتے ہیں،پولیس لوگوں کو بتاتی ہے کہ اگر وہ کسی کو چاقو کے ساتھ دیکھیں تو اپنی شناخت ظاہر کیے بنا کیسے پولیس کو بتانا ہےاور اگر کوئی چاقوزنی کاواقعہ دیکھتا ہے تو کیسے ردعمل دینا ہے۔لندن میٹروپولیٹن پولیس کاالمیہ یہ ہے کہ یہاں جرائم کی شرح بڑھ رہی ہے مگرانکی نفری مزید کم کردی گئی ہے۔گزشتہ برس سٹی ہال لندن کے ڈیٹاکے مطابق 4.1 پولیس والے 1000 لندن کے شہریوں کی حفاظت کے لیےتعینات تھے جن کوکم کرکے تعداد 3.3 پولیس والے 1000 شہریوں کے تحفظ کے لیے کردی گئی ہے۔موجودہ حکومت نے پولیس کے سٹاپ اینڈ سرچ کے اختیارات بھی محدود کردیئے تھے جسکی وجہ سے یہاں کی بگڑی نسل ناجائز فائدہ اٹھارہی ہے حالیہ لہر کے بعد پولیس کے اختیارات پھر بڑھا دیئے گئے ہیں۔قانون نافذ کرنے والے اداروں کے ساتھ ساتھ والدین اور شہریوں کا بھی فرض بنتا ہے کہ وہ اپنے بچوں پر توجہ دیں کیونکہ چاقوزنی میں ملوث افراد کی اکثریت نوجوان لڑکوں کی ہے۔ان محرکات کوتلاش کرنا ہوگا جس سے چاقوگردی کی سوچ جنم لیتی ہے 2019ء میں جس تیزی سے چاقوزنی میں اضافہ ہوا ہےافراس کاسدباب نہ کیا گیاتو لندن بھی دنیا کے خطرناک شہروں میں شمار ہونے لگے گااور عرصہ دراز سے سیاحوں کی دلچسپی کامرکز رہنے والاشہر خوف کی علامت بن جائے گا۔میئر آف لندن صادق خان کے لیے بھی چاقوزنی کی اس خوفناک لہر پرقابو پاناایک کڑاامتحان ہے۔